الحسن والحسین سید شباب اہل الجنۃ

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ فیض مقالہ مشعر اسرار شہادت ریحانتی السید الثقلین الامامین الہمامین السعیدین الشہیدین المقتولین المظلومین المرحومین سیدنا و مولٰنا ابی محمد الحسن و ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالٰی عنہما و علیہما التحیۃ و الثنا و صلوۃ اللہ و سلامہ علی ابویہما و جدیہما ذریعہ نجات دارین المسمٰی بہ

سر الشہادتین

من تصنیف اشرف افضل الفضلا ابلغ البلغا فخر المتقدمین شرف المتاخرین حبر اعظم بحر [illegible]
کمالات صوری و معنوی آیۃ من آیات اللہ حضرت مولٰنا و مقتدانا شاہ عبد العز[illegible]
تغمدہ اللہ بغفرانہ و اسکنہ اللہ بحبوحۃ جنانہ بتصحیح تمام باہتمام کامل منشی بھگوان دیال عاقل تحت[illegible]

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بہ طبع مزین مطبوع ہوا

دو جز

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم دفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے۔ جس کی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی بہت ارزان ہے اسکتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب اخلاق و تصوف اُردو و فارسی کی درج ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اخلاق و تصوف اُردو

تہذیب النفوس   از سید قمر الدین حسین تخلص بہ سخن۔

اوقات عزیزی   از سید غلام حیدر خانصاحب

بستان تہذیب   جس مین دس باب ہین اور ہر باب مین حکایات نصائح و اندرز کے بہ اندرز اخلاق و تہذیب آموزی مرتسم ہین مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علے خان بہادر فیروزجنگ تخلص بہ رئیس والی ریاست محمد گڈھ و باسواڑہ

ذخیرۂ سعادت   بھامنی بلاس کی پستک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہے تہذیب اخلاق مین از لالہ لال جے۔

بحر الحقیقت   اصلاح نفس از حسن

اکسیر ہدایت   ترجمہ اردو کیمیاے سعادت از مولوی فخر الدین احمد

مذاق العارفین   ترجمہ اردو احیاء العلوم عربی از مولوی محمد احسن صاحب۔

نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ نجابت اللہ مؤلفہ حافظ سراج الیقین۔

باغ ارم   ترجمہ مثنوی مولانا روم از مولوی شاہ ستعان۔

تہذیب الاخلاق   از مولوی نجم الحق۔

پیراہن یوسفی محشی   ترجمہ اردو نظم دفتر اول و دوم و سوم مثنوی مولانا روم از مولوی یوسف علی شاہ ملقب بہ بانکے میان چشتی نظامی

ایضًا   ترجمہ اردو نظم دفتر چہارم و پنجم و ششم

رسالہ الخالصہ تصانیف امام محمد غزالی از مولوی احمد علی رئیس قصبۂ منصور کاغذ سفید چکنا

تحفۂ سروری   از مفتی غلام سرور لاہوری

کنز الاسرار   ترجمہ نظم اردو مثنوی شاہ بوعلی قلندر از مولوی غلام حیدر صاحب گوپاموی

چشمۂ فیض   ترجمۂ اردو پندنامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہ ترجمہ نظم پاکیزہ و عمدہ از سخنور کامل مولوی عبدالغفور خان بہادر

ولا تقولوا لمن يقتل فی سبیل الله اموات



سر الشهادتین



قد طبع فی المطبع الکانفوری المنسوب الی المنشی نولکشور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في

اس کو جان رکھ کہ جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا

الانبياء عليهم السلام قد اجتمعت في نبينا محمد صلى

اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي آدم وداود

بالکل یکجا جمع ہو گئیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف جیسے آدم اور داؤد

عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف جیسے سلیمان علیہ

السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام

السلام کو ف اور حضرت میں حسن تھا ف جیسے یوسف علیہ السلام میں ف

واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي

اور حضرت میں خلت تھی ف جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ف اور حضرت کو

الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

خدا سے کلام ہوا جیسے موسیٰ علیہ السلام سے ف اور حضرت عابد تھے

كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف بلکہ اس زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف اور تصرفات ہر قسم کی اور سب سے بڑی محبوبی اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الأتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ اور کافرون کی

مع أعداء الله تعالى إلى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف سوائے اس کی ف اور کمالات جیسے علم

الوسيع والعرفان الأتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بیشمار اور بے سر گا عرفان ف اور فیصلے کرنا ف اور فتویٰ دینا ف اور اجتہاد ف اور گشتی

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف اور قرأت وغیرہ ف لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہگیا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور آپکی ذات میں اس کے حاصل نہ ہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم أنه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك إلى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الإسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ف اگان چپکے چپکے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے تو آپکی شہادت

أَمْرُ شَهَادَتِهِ بَلْ وَلَا تَمَّتِ الشَّهَادَةُ لِأَنَّ تَمَامَ الشَّهَادَةِ أَنْ

مشہور نہوتی بلکہ پوری شہادت ہی نہوتی اس واسطے کہ پوری شہادت اس کا نام ہو کہ

يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكُرْبَةِ وَأَنْ يُعْقَرَ جَوَادُهُ وَيُلْقَى

آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت مین اور اُس کے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور

جُثَّتُهُ مَطْرُوحَةً وَيُقْتَلَ حَوْلَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ مِنْ أَعِزَّةِ

اُس کی لاش میدان مین پڑی رہی اور اُس کے گرداگرد بہت لوگ باعزت

أَصْحَابِهِ وَأَقَارِبِهِ وَأَنْ يُنْهَبَ مَالُهُ وَأَنْ تُؤْسَرَ نِسَاؤُهُ

یاردن اور عزیزون سے مارے جاوین اور مال اُس کا لوٹا جاوے اور اُسکی بیبیان اور یتیم لڑکے

وَأَيْتَامُهُ كُلُّ ذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ فَاقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ

قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ ہی کے واسطے ہون تو حکمت الٰہی اور اُسکی کارسازی نے چاہا

تَعَالَى أَنْ يُلْحِقَ هٰذَا الْكَمَالَ الْعَظِيمَ بِسَائِرِ كَمَالَاتِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

کہ ملجاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد آپ کی وفات کے

وَانْقِضَاءِ أَيَّامِ خِلَافَتِهِ الَّتِي تَنَافِي الْمَغْلُوبِيَّةَ وَالْمَظْلُومِيَّةَ

و بعد گزرنے ایام خلافت کے کہ دنیا اور مظلومی اسکی مناسب نہین

بِرِجَالٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ بَلْ بِأَقْرَبِ أَقَارِبِهِ وَأَعَزِّ أَوْلَادِهِ وَمَنْ

بواسطہ بعضے مردان اہلبیت کے بلکہ بواسطہ اُس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز آپکی اولاد مین

يَكُونُ فِي حُكْمِ أَبْنَائِهِ حَتَّى يَلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيَنْدَرِجَ

اور جو بمنزلہ آپ کے بیٹون کے ہو تاکہ ملجاوے اُن کا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو

كَمَالُهُمْ فِي كَمَالِهِ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ اللّٰهِ تَعَالَى بَعْدَ انْقِضَاءِ

اُنکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی بعد گزرنے

أَيَّامِ الْخِلَافَةِ إِلَى هٰذَا الْإِلْحَاقِ فَاسْتَنَابَتِ الْحَسَنَيْنِ

دونون خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نایب بنایا حسنین

عليهما السلام مناب جدهما عليه بافضل الصلوات و
اور علیہما السلام کو درود برتر نانا کے مقام پر

التحيات وجعلتهما مرآتين لملاحظته وخدين لجماله
رحمت اور دونوں کو دو آئینے بنایا پر تو کمال محمدی کی ف۱ اور دو رخسار ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية
اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا ف۲

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما
دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے پہلی قسم کے واسطے ف۳ اور جو

كان امرها مستورا لم يظهر لها ذكر في الوحي ابهم امرها
امر تھی تھا جبریل علیہ السلام نے کبھی اسکو مذکور نہ کیا اور جب شہادت

عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدى زوجته و
واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا یہانتک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حالانکہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك
بی بی علاقہ محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانه مبنى على السر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي
اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى
بھی اسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم
عنہ نے ف۴ اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے دوسری قسم

الثاني ولما كان مبنى امرها على الشهرة والاعلان انزل
کی شہادت سے ف۵ اور جو بنا اسکی شہرت اور اعلان پر تھی

ف۱ تا کمال
شہادت کا ان
دونوں رسول
تامین شہادہ
...
ف۲ اور دونوں
...
ف۳ ...
...
امام حسین
...
ف۴ ...
ف۵ ...
ف۶ ...
شہادت
ظاہری

اول وحی مین زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

أولًا في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

فرشتون پر اسکا مذکور ہوا پھر تا شہادت جگہ کہ مکان کا اور اُس کا نام اور تا شہادت کے وقت

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته وتعيين الزمان و

یعنی انتہای سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اُسکا شہرہ بہت ہوا اور بربلا ذکر کیا

هو رأس الستين ثم اشتهر أمره وأعلن ذكره على لسان

امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر مین پھر جب

أمير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره إلى صفين ثم لما

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اُسکا شہرہ اسطرح پر ہوا کہ مٹی خون ہوگئی

وقعت واقعة الشهادة اشتهر أمرها لانقلاب التربة دمًا

اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے

وأمطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

اور نوحہ اور رونا جنون کا اور گھومنا درندون کا گرد آپکی لاش کی نگہبانی کے واسطے

ونوح الجن وبكائهم وأطواف السباع حافظات لجثته

اور سانپون کا گھسنا قاتلون کی نتھنوں مے اور بھی شہرت کی اسباب

ودخول الحيات في مناخر قاتليه إلى غير ذلك من أسباب

تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہوجاوین بلکہ

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بل بإنهاء

اس رنج والم کا اور مذکور ہوگا ان مصائب دردناک کا

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

في أمته إلى يوم القيامة فقد بلغت نهاية الشهرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین تا قیامت ثمرہ اسی ظاہری شہادت کا ہی ہو گیا سب کا شہرہ ہو گیا اس شہادت کا

فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَالْاَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ

عالم بالا اور عالم خاک مین اور عالم غیب اور عالم شہادت مین اور جن اور آدمیون مین

وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ اِذَا تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدَّمَةُ فَلْنَذْكُرْ

اور گویا اور خاموش مین ف۱ جب تمہید اس مقدمہ کی ہوچکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اُسکا

مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْاِشَارَةِ اِلٰى مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدَّمَةِ

جو علاقہ رکھتا ہے اس باب مین مع اشارہ ان مضامین کے کہ جسکا تمہید مذکور ہوچکا

فَنَقُوْلُ اَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ ابْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سو ہم کہتے ہین کہ ہونا دونون صاحبزادون کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فَلَهُ وَجْهَانِ الْاَوَّلُ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهُ حُكْمُ الْاِبْنِ وَلِهٰذَا

اس دعوی کی دو دلیلین ہین اول یہ کہ نواسہ بجاے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

يُعَدُّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالثَّانِيْ اَلتَّبَنِّيْ فَقَدْ

عیسے علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاتے ف۲ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے دونون کو متبنے کیا تھا

ثَبَتَ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا

ف۳ چنانچہ بہت روایتون سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونون ف۴

اَبْنَايَ وَرَوٰى اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ

میرے بیٹے ہین اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند مین ابو اسحق سبیعی سے ف۵ اسنے

هَانِئِ ابْنِ هَانِئٍ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

ہانی بن ہانی سے اُس نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے مین عرض کیا

سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ اَرُوْنِیْ

نام رکھا ہے اُسکا مین نے حرب ف حضرت نے فرمایا بلکہ نام اس کا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا دکھلا دو

اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَیْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ

میرے بیٹے کو نام رکھا ہے تم نے مین نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اس نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قَالَ اَرُوْنِیْ اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ

حضرت نے فرمایا دکھلا دو میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے مین نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اس کا نام

مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهُمْ بِاَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرَ

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ مین نے ان کے نام رکھے ہین اولاد ہارون علیہ السلام کے نامون پر یعنی شبر

وَشَبِیْرٍ وَمُشَبِّرٍ وَاَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالدَّارَقُطْنِیُّ

اور شبیر اور مشبر ف اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر مین اور دارقطنی نے

فِی الْاَفْرَادِ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ کُلُّهُمْ عَنْ عَلِیٍّ

کتاب الافراد مین اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ عَنْ سَلْمَانَ

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنۃ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِثْلَهٗ وَفِی الْقَامُوْسِ شَبَّرُ کَبَقَّمٍ وَشَبِیْرٌ

رضی اللہ تعالی عنہ سے اور قاموس مین ہے کہ شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

کَقُمَیْرٍ وَمُشَبِّرٌ کَمُحَدِّثٍ اَبْنَاءُ هَارُوْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہین ہارون علیہ السلام کے پر

کَوْنُهُمَا مِرْاٰتَیْنِ لِمُلَاحَظَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ

ہونا حسنین کا آئینہ پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دو

وَجْهَیْنِ الْاَوَّلُ مِنْ جِهَةِ السِّیَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ اَخْرَجَ

دو دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت مطلقہ ف چنانچہ روایت کی

النسائی والرویانی والضیاء عن حذیفة وابو یعلیٰ عن

النسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلیٰ نے

ابی سعید و ابن ماجة عن ابن عمر و ابن عدی عن ابن

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبداللہ بن

مسعود و ابو نعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمر

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضیٰ سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

وجابر والبراء واسامة ابن زید ومالك ابن الحویرث

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

والدیلمی عن انس وابن عساکر عن عائشة وابن عمر وابن

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن

عباس وابی رمثة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وزاد ابن

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے اور ابن

ماجة وغیرہ وابوھما خیر منھما وعند الطبرانی وابوھما

ماجہ وغیرہ نے اپنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

افضل منھما وزاد الحاکم وابن حبان وغیرھما الا ابنی

ان سے فاضل تر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اپنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الخالة عیسی ابن مریم ویحیی ابن زکریا ومن متفرعات

سوائے دو خالہ زاد بھائیوں کے یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا اور اس آئینہ محمدی ہونے کا

ھذہ المرآتیة کون محبتھما محبته وبغضھما بغضه صلی اللہ

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین لعینہٖ محبت رسول خدا ہے اور عداوت ان کی گویا حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهِ عَنِ

علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہے چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبد اللہ ابن

ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حسنین سے محبت رکھی تو اس نے مجھسے رکھی اور جس نے انسے عداوت رکھی مجھسے رکھی ف

وَالثَّانِي مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّورَةِ فَإِنَّهُمَا كَانَا كَأَنَّهُمَا تَصْوِيرٌ

اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا کہ حسنین حضرت کے دو تصویر تھے

لَهُ فِي الظَّاهِرِ أَيْضًا فَقَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ

ظاہر میں ف چنانچہ روایت کی بخاری نے انس سے کہ نہ تھا

أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ

علیہما السلام اور حسین کے حق میں بھی کہا سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُفَصَّلًا التِّرْمِذِيُّ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَصَحَّحَهُ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ

جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ تھے حضرت رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

بہت مشابہ تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سے قدم تک ف

١٥١ وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْحَسَنَ

اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کو اٹھالیا

والحسين فقال من احبني واحب هذين وأباهما وامهما

اور حسین کو اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھے گا اور ان دونوں کو دوست رکھے گا اور ان کے ماں باپ کو

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت میں اور کہا یہ حدیث منکر ہے

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة

اور روایت کی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حجة ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کئے اور باوجودیکہ اپنے کوتل گھوڑے آپکے آگے چلے جاتے تھے اور دو بار تمام مال و اسباب

لله مرتين وقاسم الله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہاں تک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا اور وفات ہوئی امام حسن

رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على

رضی اللہ تعالی عنہ کی سنہ انچاس ہجری

ارجح الاقوال في اول ربيع الاول او في اخر صفر وهو

میں بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی

المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپکی جورو جعدہ بنت اشعث

بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغواے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

اس بات پر اس کے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اسنے ویسا ہی کیا تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالی

ف ۱۰

۱۱

سر الشہادتین

عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ مَاتَ فَبَعَثَتْ جَعْدَةُ اِلَى يَزِيْدَ

عنہ چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اس کے جعدہ نے یزید پلید کو

تَسْئَلُهُ الْوَفَاءَ بِمَا وَعَدَهَا فَقَالَ اِنَّا لَمْ نَرْضَكِ لِلْحَسَنِ فَنَرْضَاكِ

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ نہ تھی راضی کہ تو حسن کے پاس رہے ہم بھلا اپنی جان کے واسطے

لِاَنْفُسِنَا فَصَارَتْ مِمَّنْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ

ہم کب راضی ہوں گے سو ہو گئی وہ کمبخت ان لوگوں سے جنہوں نے دین و دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ وَكَانَ مَرَضُهُ الْاِسْهَالَ الْكَبِدِيَّ وَتَقَطُّعَ

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں میں

الْاَمْعَاءِ وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاتُ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

نکلتی تھیں اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالےٰ

عَنْهُ فَقَالَ اَيْ اَخِيْ مَنْ صَاحِبُكَ قَالَ تُرِيْدُ قَتْلَهُ قَالَ نَعَمْ

عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جس نے یہ حرکت کی ف۲ امام حسن نے فرمایا کہ تم اسکو مارا چاہتے ہو کہا ہاں

قَالَ لَئِنْ كَانَ صَاحِبِي الَّذِيْ اَظُنُّ اَللّٰهُ اَشَدُّ لَهُ نِقْمَةً وَاِنْ

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف۳ اگر وہ قاتل

لَمْ يَكُنْهُ مَا اُحِبُّ اَنْ تَقْتُلَ بِيْ بَرِيْئًا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ سُقِيْتُ السَّمَّ

نہیں جس پر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر

مِرَارًا وَمَا سُقِيْتُ مَرَّةً اَشَدَّ مِنْ هٰذِهِ وَكَانَ عُمْرُهُ الشَّرِيْفُ

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف۴ اور تھی عمر شریف آپکی

خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّسِتَّةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَيَّامًا وَقَدْ وُلِدَ

ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے

لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلٰثٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ عَلَى الصَّحِيْحِ

پندرھویں شعبان سنہ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي

اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي

اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه

لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين

بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى

عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة من

الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام

من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج

الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة

واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع

كَثِيرٌ وَكَتَبُوا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرِيدُ عَوْنَهُ إِلَيْهِمْ وَ

اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ آئیے ہماری

يَبْذُلُونَ لَهُ بِالْقِيَامِ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

پاس ٹھہرین ہم مدد کو جان کر اور مال سے حاضر ہین

وَبَالَغُوا فِي ذَلِكَ وَتَتَابَعَتْ إِلَيْهِ نَحْوُ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ كِتَابًا

اور بہت مبالغہ اسمین کیا اور تار بندھا خطون کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

مِنْ كُلِّ طَائِفَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَسَيَّرَ إِلَيْهِمْ ابْنَ عَمِّهِ مُسْلِمَ بْنَ

ہر ایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے انکی طرف چچازادے بھائی مسلم بن

عَقِيلٍ وَحَثَّهُمْ عَلَى نُصْرَتِهِ وَحِمَايَتِهِ فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ

عقیل کو اور اُن کو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الْكُوفَةَ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ ابْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلَى

کوفے مین اوترے گھر مین مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ أَكْثَرُ مِنْ اثْنَي عَشَرَ أَلْفًا فَاطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ

مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیون سے پھر اُسکی خبر ہوئی

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَالِي الْكُوفَةِ مِنْ جَانِبِ يَزِيدَ وَكَانَ

نعمان بن بشیر کو جو کوفے مین حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صَحَابِيًّا فَهَدَّدَ النَّاسَ عَلَى ذَلِكَ لَكِنْ اكْتَفَى بِمُجَرَّدِ التَّهْدِيدِ

وہ صحابی سو دھمکایا لوگون کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِأَحَدٍ فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعِمَارَةُ

اور کسی کا تعرض نہ کیا تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ إِلَى يَزِيدَ يُخْبِرَانِهِ عَنْ أَمْرِ مُسْلِمٍ وَمَيْلِ

بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ

اہل کوفہ کی اسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا

يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا

یزید نے نعمان کو اور اُسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ

بصرے کا سو چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَوْهَمَ

اور پہونچا وہان رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس مین اور دھوکا دیکر

أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بنایا سو پیشوائی کی لوگون نے اندھیری رات مین

وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ

اور سلام کیا اُس کو اور چلے آگے آگے اُس کے اور کہتے تھے خوب آئے آپ آئے فرزند

رَسُولِ اللّٰهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ حَتَّى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا

رسول اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا یہانتک کہ پہونچ گیا حاکم نشین مکان مین پھر جب

أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ

صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگون کو اور پڑھی روبرو اُن کے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وَحَذَّرَهُمْ عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ

اور ڈرایا اُن کو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈالدی جماعت مسلم بن عقیل مین

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ

حیلے اور تدبیر سے اور چھپ رہے مسلم گھر مین ہانی بن عروہ کے

فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ إِلَى دَارِهِ

پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر پر

فَأَتَوْا بِهَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِيْعَ رُؤَسَاءِ الْكُوْفَةِ

سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اس کو قید کیا اور قید کیا سب رئیسوں کوفے کو

عِنْدَهُ فِي الْقَصْرِ وَأَتَى الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادَى بِشِعَارِهِ فَاجْتَمَعَ

اپنے پاس ایک محل میں اور جب مسلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہو گئے

مَعَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفًا وَأَحَاطُوْا حَوْلَ الْقَصْرِ فَأَمَرَ عُبَيْدُ اللهِ

انکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انھوں نے اس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الْأُسَارَى مِنْ رُؤَسَاءِ الْكُوْفَةِ أَنْ يُكَلِّمُوْا عَشَائِرَهُمْ

قیدی رئیسوں کوفے کو تا سمجھا دیں اپنے لوگوں کو

وَيَرُدُّوْهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوْهُمْ فَتَفَرَّقُوْا كُلُّهُمْ

اور پھیر دیں ان کو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ انکے سمجھانے سے تتر بتر ہو گئے سب لوگ

وَأَمْسَى مُسْلِمٌ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ

اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو رخصت ہوئے

أُولٰئِكَ أَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيْقِ فَأَتَى

وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے تو متردد ہوئے راہ میں پھر پہنچے

مَنْزِلَ امْرَأَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَأَدْخَلَتْهُ فِي مَنْزِلِهَا

ایک عورت کے گھر پر گئے اس سے پانی مانگا سو اس نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر میں

وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ مُحَمَّدًا

اور تھا بیٹا اس عورت کا چیلا محمد بن اشعث کا اس نے جا کر اپنے میاں کو خبر دی

وَأَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَ اللهِ فَبَعَثَ عُبَيْدُ اللهِ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ

اور اس نے عبید اللہ بن زیاد کو یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صَاحِبَ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ فَأَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ

کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو اس نے جا کر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ الْأَمَانَ

مسلم تلوار لیکر اور لڑنے لگے انسے پس دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ وَأَلْقَى جُثَّتَهُ إِلَى النَّاسِ

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اس شقی نے گردن مارا مسلم مظلوم کو اور انکی لاش ڈلوا دی لوگوں کے روبرو

وَصُلِبَ هَانِئًا وَكَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

اور سولی دے دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی الحجہ

سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللهِ مُحَمَّدًا وَإِبْرَاهِيْمَ

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابْنَيْ مُسْلِمٍ أَيْضًا مَعَهُ وَفِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ ان کے اور جس دن مسلم شہید ہوا اسی دن چلے جناب امام حسین علیہ

السَّلَامُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهُ يَوْمَ

السلام مکہ سے کوفہ کی طرف اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں

التَّرْوِيَةِ وَكَانَ سَبَبُ خُرُوْجِهِ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ كَانَ

ذی الحجہ کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے

قَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُوْمَهُ وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهُ

لکھا تھا کہ یہاں تشریف لایئے اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا انکو

عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ

اس سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

وَأَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِيْ

اور ابو واقد لیثی نے سو نہ مانا امام نے ان کے منع کو اور فرمایا کہ سنا میں نے اپنے والد علی مرتضی کو

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ كَبْشًا

کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے

يَسْتَحِلُّ بِهِ حُرْمَةٌ فَلَا أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْكَبْشَ وَسَارَ مَعَ اثْنَيْنِ

بے حرمتی کعبہ کی ہوئی سو کہیں میں ہی نہ ہوں وہ مینڈھا اور کوچ کیا امام نے

وَثَمَانِيْنَ نَفْسًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَشِيْعَتِهِ وَمَوَالِيْهِ فَسَمِعَ فِي

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ آپ کے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

أَثْنَاءِ الطَّرِيْقِ بِقَتْلِ مُسْلِمٍ وَتَفَرُّقِ جَمَاعَتِهِ فَقَصَدَ

راہ میں سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ اُن کے گروہ کی تو آپ نے

الرُّجُوْعَ فَقَالَ بَنُوْ عَقِيْلٍ وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ حَتّٰى نُصِيْبَ ثَأْرَنَا

پھرنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہاں تک کہ ہم اپنا بدلا پاویں

أَوْ نُقْتَلَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا خَيْرَ فِي الْحَيٰوةِ بَعْدَكُمْ

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد

ثُمَّ سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتّٰى إِذَا كَانَ عَلٰى مَرْحَلَتَيْنِ مِنَ الْكُوْفَةِ

پھر امام چلے عراق کی طرف یہاں تک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لَقِيَهُ الْحُرُّ بْنُ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيُّ وَمَعَهُ أَلْفُ فَارِسٍ مِنْ أَصْحَابِ

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اُس کے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والے

ابْنِ زِيَادٍ شَاكِي السِّلَاحِ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ

ہتھیار بند تو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ وَأَمَرَنِيْ أَنْ لَا أُفَارِقَكَ حَتّٰى أُقْدِمَ

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو یہاں تک کہ اُس کے

بِكَ إِلَيْهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ كَارِهٌ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پاس لیچلوں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

إِنِّيْ لَمْ أَقْدَمْ هٰذَا الْبَلَدَ حَتّٰى أَتَتْنِيْ كُتُبُ أَهْلِهِ وَقَدِمَتْ

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سے خط اور ایلچی

عَلٰى رُسُلِهِمْ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰى بَيْعَتِكُمْ

اس شہر کے پہونچے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دَخَلْتُ مِصْرَكُمْ وَاِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْ

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھکو خبر نہیں

هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ وَلَا يُمَكِّنُنِيْ الرُّجُوْعُ اِلَى الْكُوْفَةِ

ان خطوں کی اور پیغامیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کی طرف

فَلَوْ اُفَارِقُكَ اَوْ اَقْدَمُ بِكَ اِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپ کو اس پاس لیجاؤں ف اور بہت سی گفتگو درمیان میں رہی ف

فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيْقِ الْكُوْفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ

تو مڑے امام حسین کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جاکر اترے

فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَلَمَّا

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

نَزَلَ بِهَا سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَقِيْلَ هٰذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ

وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اس کو کربلا کہتے ہیں

فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَّبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ

وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهُ قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْضَ

اور اترا یزید مع اپنی لشکر کے روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کربلا پر ف پھر لکھا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يُطَالِبُهُ اِلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ

کہ بیعت کریں یزید کی پھر جب خط پہونچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

فَقَرَأَهُ وَأَلْقَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُولِ مَا لَهُ عِنْدِي جَوَابٌ

اور آپ نے اُسکو پڑھا ہاتھ سے ڈال دیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اس کا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فَرَجَعَ الرَّسُولُ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَجَمَعَ النَّاسَ

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اُٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگون جمع کیا

وَجَهَّزَ الْعَسَاكِرَ وَجَعَلَ مُقَدَّمَهَا عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَكَانَ وَالِيًا

اور فوجین تیار کین اور اُن کا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر ابن سعد

عَلَى الرَّيِّ فَاسْتَعْفَى مِنْ خُرُوجِهِ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ

ملک ری کا حاکم سو اُس نے پہلوتہی کی امام کیطرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

لَهُ ابْنُ زِيَادٍ إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ وَإِمَّا أَنْ تَتْرُكَ وِلَايَةَ الرَّيِّ

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت ری کی

وَتَقْعُدَ فِي بَيْتِكَ فَاخْتَارَ وِلَايَةَ الرَّيِّ وَطَلَعَ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ

اور بیٹھ رہ گھر مین اپنے سو اُسنے حکومت ری کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو چلا

بِالْعَسَاكِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِيَادٍ يُجَهِّزُ مُقَدَّمًا وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنَ

فوج لیکر سو ابن زیاد برابر بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اُس کے ساتھ تھوڑے

النَّاسِ إِلَى أَنِ اجْتَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اثْنَانِ وَعِشْرُونَ

لشکر یہان تک کہ جمع ہوگئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

أَلْفًا مَا بَيْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوا بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ وَحَالُوا

ہزار سوار اور پیادے اور اُترے کنارے دریاے فرات کی اور حائل ہوگئے

بَيْنَ الْمَاءِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَكْثَرُ

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگون میں اور اکثر

مَنْ خَرَجَ مَعَهُ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِينَ كَاتَبُوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام لڑنے کو وہی آئے تھے جن لوگون نے آپ کو خط لکھ بھیجے تھے

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوهُ

اور بیعت کی تھی پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑے ہیں گے۔

أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاحْتَفَرُوا حُفْرَةً شَبِيهَةً بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ

حکم دیا اپنے یاروں کو تو انھوں نے کھودا اسنکر بطور خندق گرد لشکر کے

وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْقِتَالُ مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ

اور اس کا طرف ایک دروازہ رکھا کہ اس سے نکلکر لڑیں اور سوار ہوا لشکر

ابْنِ سَعْدٍ وَأَحْدَقُوا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوا وَقَتَلُوا وَلَمْ يَزَلْ

ابن سعد کا اور نرغہ کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کرکے قتل کرنا شروع کیا

يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدٌ بَعْدَ

اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

وَاحِدٍ إِلَى أَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَا يَنِيفُ عَلَى خَمْسِينَ رَجُلًا فَعِنْدَ

یہاں تک کہ شہید ہو گئے انمیں زیادہ پچاس آدمیوں سے پھر تو

ذَلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا

چلا اٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لِوَجْهِ اللَّهِ أَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچا دے حرم رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْحُرُّ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ

علیہ وسلم کو سو یہ سنکر ناگہان حر بن یزید ریاحی جس کا ذکر آگے ہو چکا

قَدْ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسِهِ إِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ میں سب سے پہلے

مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَأَنَا الْآنَ فِي حِزْبِكَ فَمُرْنِي أَنْ أَكُونَ

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب میں اس وقت سے آپ کے گروہ میں آگیا سو مجھکو اجازت دیجیے کہ میں

مَقْتُولًا فِي نُصْرَتِكَ لَعَلِّي أَنَالُ شَفَاعَةَ جَدِّكَ غَدًا ثُمَّ كَرَّ

مارا جاؤن آپ کی مدد مین شاید اس جان نثاری سے تمھارے نانا کی شفاعت قیامت مین مجکو نصیب ہو یہ کہہ کے حملہ کیا

عَلٰى عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى قُتِلَ وَقُتِلَ

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اُس گروہ بدین سے یہانتک وہ آپ شہید ہوا اور

مَعَهُ أَخُوهُ وَابْنُهُ وَمَوْلَاهُ أَيْضًا فَالْتَحَمَ الْقِتَالُ حَتّٰى قُتِلَ أَصْحَابُ

اُس کے ساتھ اُسکا بھائی اور بیٹا اور غلام شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہان تک کہ مارے گئے ہمراہی

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَسْرِهِمْ وَوَلَدُهُ وَإِخْوَتُهُ وَبَنُو عَمِّهِ وَ

امام حسین علیہ السلام کے سب کے سب اور اون کے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بَقِيَ وَحْدَهُ فَبَارَزَ بِنَفْسِهِ وَسَيْفُهُ مُصْلَتٌ فِي يَدِهِ فَلَمْ يَزَلْ

آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی پھر خوب

يُقَاتِلُ وَيَقْتُلُ مَنْ بَرَزَ إِلَيْهِ حَتّٰى قَتَلَ مِنْهُمُ الْكَثِيرَ فَأَثْخَنَتْهُ

لڑتے رہے اور جو مقابل سے نکلتا تھا اس کو آپ مارتے تھے یہان تک مارا اُن مین سے بہت لوگون کو پھر چور چور کر ڈالا آنحضرت کو

الْجِرَاحَاتُ وَالسِّهَامُ تَأْتِيهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَأَقْبَلَ الشِّمْرُ

زخمون نے اور تیر برسنے لگے چارون طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذُو الْجَوْشَنِ السَّكُونِيُّ فِي كَتِيبَتِهِ فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ

ذو الجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہو گیا درمیان امام اور درمیان خیمہ

وَحَرَمِهِ فَصَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْحَكُمْ يَا شِيعَةَ

اہل بیت کے پھر للکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمھاری اے گروہ

الشَّيْطَانِ أَنَا الَّذِي أُقَاتِلُكُمْ فَمَا لَكُمْ تَتَعَرَّضُونَ لِلْحَرَمِ

شیطان کے مین تم سے لڑتا ہون تمکو عورتون سے کیا کام

فَإِنَّ النِّسَاءَ لَمْ يُقَاتِلْنَكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ كُفُّوا عَنِ النِّسَاءِ ١٥١

بی بیان کچھ تم سے نہین لڑتین ف یہ سنکر شمر نے اپنی لوگون سے کہا نہ جاؤ عورتون کی طرف

سلہ یعنی بالفعل تمام فیلوں سے

۲۲ شرح لغت

وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهٖ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

اور اسی شخص کو قصد کرو ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہاں تک کہ

سَقَطَ عَلَى الْاَرْضِ شَهِيْدًا وَجَزَّ رَاسَهٗ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَاْسِهٖ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ فَقَطَعَ

تو کاٹ سکا تب اوترا خولی بن یزید تو اُسنے کاٹا

رَاْسَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختو اب کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر یہ سنتے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيٌّ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ اِلٰى حَنَكِهٖ

برچھوں کا یہاں تک کہ پار ہو گیا ظالم کا تیر تالو مبارک کے

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهٗ شِمْرٌ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَدْرَكَهٗ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرۂ مبارک پھر اُسے سنان

بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ

ابن انس نخعی نے نیزہ مارا اور اوترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَاْسَهٗ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوْهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيْدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اُسکے ہاتھ پھر اوترا اُسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَاْسَهٗ وَدَفَعَهٗ اِلٰى اَخِيْهِ خَوْلِيْ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَى الْحَرَمِ

اُس نے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اُس کے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے میں

وَاَسَرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم کے اور جتنی بی بیاں تھیں

وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوا خُيُولَهُمْ وَوَطِئُوا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ گئے اُن سنگدلوں نے روند ڈالا لاش امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ

علیہ السلام کو ف اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مَالِكٍ وَخَوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف اور شہید ہوئے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اہل بیت میں سے ف عباس اور عثمان

وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبداللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی ابن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ

اور عبداللہ اور عمر اور ابوبکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے شہید ہوئے

اِبْنَاهُ عَلِيُّ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے

شَهِيْدًا وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا بِكَرْبَلَاءَ جَاءَهُ سَهْمٌ شَقِيٍّ

ف اور دوسرے عبداللہ ف ننھے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی گود میں تھے کہ ناگہاں تیر لگا ایک شقی کا

وَهُوَ فِيْ حَجْرِ اَبِيْهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ اِبْنَا عَبْدِ اللّٰهِ

سو شہید ہوئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبداللہ

بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ

ابن جعفر طیار کے اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهُ يَوْمَ

ابی طالب کے ف راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے اور امام شہید ہوئے تاریخ

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

محرم سنہ ۶۱ ہجری میں ف اور جب آپکی عمر تھی

ست وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف اور

الشقي ابن زياد بالراس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بدنہاد کے حکم سے سر مبارک کو کوفے کی گلیوں میں پھرایا

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ اور

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

وراسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور سب کو اسکی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر جانا ہے خبر دینا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعہ ہولناک کی بواسطہ وحی لانے جبرئیل

وغيره من الملائكة فمستفيض متواتر من ذلك ما اخرجه

وغیرہ فرشتوں کے مشہور اور متواتر ہے ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پیغمبر خدا

صلى الله عليه وسلم قال أخبرني جبرئيل أن ابني الحسين يقتل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرئیل ؑ نے کہ میرا بیٹا حسین مارا جائیگا

بعدي بأرض الطف وجاءني بهذه التربة فأخبرني أنها

میرے بعد زمین طف مین ف اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل اور مجھے کہا کہ یہی اُن کے

مضجعه ومنه ما أخرجه أبو داود والحاكم عن أم الفضل

لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابو داؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال أتاني

بنت حارث سے ف۳ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جبرئيل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين ؑ

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قتل کرے میرے اس بیٹے کو یعنی امام حسین علیہ السلام کو

وأتاني بتربة من تربته حمراء وأخرج أحمد أن النبي صلى الله

اور مجھے دی تھوڑی سی مٹی سرخ اُس زمین کی ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عليه وآله وسلم قال لقد دخل علي البيت ملك لم يدخل

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر مین آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

علي قبلها فقال لي إن ابنك هذا يعني حسينا مقتول وإن

اس سے پہلے سو کہا مجھے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنی حسین علیہ السلام مارا جائے گا اور آپ

شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها فأخرج تربة

چاہین تو دکھاؤن آپ کو اُس زمین کی مٹی جہان یہ مارا جائے گا پھر نکالی تھوڑی سی مٹی

حمراء وأخرج البغوي في معجمه من حديث أنس رضي الله تعالى

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم مین ف۵ حضرت انس رضی اللہ تعالی

عنه قال استأذن ملك المطر ربه أن يزور النبي صلى الله

عنہ کی حدیثون مین کہ کہا انس نے اذن مانگا مینہ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا صلی اللہ

علیہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علیہ و آلہ وسلم کو سو اُس کو اجازت ہوئی اور اُس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہ کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک اگر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهُ

وسلم سو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کو گود مین لے کے

وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ اُن کو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب ان کو مار ڈالے گی

وَإِنْ شِئْتَ أُرِيكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ بِهِ فَأَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہین تو آپ کو وہ مکان دکھادون جہان یہ مارے جاینگے سو آپ کو لاکے دکھائی دردری بالو

أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ

یا مٹی سرخ پھر اس بالو کو حضرت ام سلمہ نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم

كُنَّا نَقُولُ إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُو حَاتِمٍ فِي صَحِيحِهِ فِي رِوَايَةِ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسیکو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

ابْنِ أَحْمَدَ فِي زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ تَوَّنَا وَلَنِي كَفًّا مِنْ تُرَابٍ أَحْمَرَ وَأَخْرَجَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی دی سرخ اور روایت کی

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث کی سے کہ مین گئی پاس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوماً بالحسین فوضعتہ

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر سو رکھ دیا مین نے

فی حجرہ ثم حانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ

حسین کو حضرت کی گود مین پھر جو مین دیکھون ف اور رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم تہریقان من الدموع فقال اتانی جبرائیل فاخبرنی

علیہ وآلہ وسلم کی آنکھون سے آنسو بہتے ہین پھر فرمایا حضرت نے کو مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے

ان امتی تقتل ابنی ھذا واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء واخرج

کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھے جبرئیل نے اُس کے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی اسحق

ابن راھویہ والبیہقی وابو نعیم عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وھو خاثر وفی یدہ

علیہ وآلہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور آپکے ہاتھ مین

تربۃ حمراء یقلبھا قلت ما ھذہ التربۃ یا رسول اللہ قال اخبرنی

سرخ مٹی تھی کہ اُس کو اولٹتے پلٹتے تھے مین نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو

جبرئیل ان ھذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وھذہ تربتھا

جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہان کی ہے

واخرج البیہقی وابو نعیم عن انس قال استاذن ملک المطر ان

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینھ برسانے والے نے

یأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذن لہ فدخل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اجازت ہوئی پھر آئے

الحسین فجعل یقع علی منکب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسین علیہ السلام تو چڑھنے لگے مونڈھے پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ف حدثین خصائص کبری کی

فقال

فقال الملك تحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اُس فرشتے نے کہ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان اُس نے کہا

فإن أمتك تقتله وإن شئت أريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اُس کو قتل کریگی تو اگر آپ چاہیں تو مین آپ کو دکھلا دون مکان جہان یہ مارا جاے گا

فضرب بيده فأراه ترابا أحمر فأخذته أم سلمة فصرته

پھر اُس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ رض نے اپنے کپڑے مین پوٹلی

في ثوبها فكنا نسمع أنه يقتل بكربلاء وأخرج أبو نعيم عن أم سلمة

باندھ رکھی اُس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہون گے کربلا مین اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ رض نے

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر مین کھیلتے تھے اور پھر اُترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد إن أمتك تقتل ابنك هذا من بعدك وأومى إلى الحسين

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کی

وأتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا أم سلمة

اور دی آپکو تھوڑی مٹی سو حضرت نے اُس کو سونگھا پھر فرمایا اس مین بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

إذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي أن ابني قد قتل فجعلتها في

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو میرا بیٹا شہید ہوا پھر مین نے اس مٹی کو

قارورة وأخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع

شیشے مین بند کر رکھا ف اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے انھون نے کہا ہم تھے ساتھ

الحسين بنهر كربلاء فنظر إلى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

امام حسین کے کربلا کی نہر پر ف پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كأني أنظر إلى

اللہ اور اس کا رسول فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا مین دیکھتا ہون

كل ابقع يلغ في اهل بيتي وكان شمر ابرص واخرج ابن السكن

تھے کہ ایک کتا ابلق منہ ڈالتا ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف ۱ اور روایت کی ابن سکن

والبغوي في الصحابة وابو نعيم من طريق سحيم عن انس ابن

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلی الله علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

ان ابني هذا يقتل بارض يقال لها كربلاء فمن شهد ذلك

کہ یہ بیٹا میرا ف ۲ مارا جائے گا اس زمین میں جس کا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اس زمانہ میں موجود ہو

منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل بها مع الحسين

اسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف ۳

واخرج البيهقي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان الحسين دخل

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبرئيل في مشربة

نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عائشة فقال له جبرئيل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك

عائشہ کے بالاخانہ میں سو کہا جبرئیل نے قریب شہید کرے گی اس کو آپ کی امت اور آپ چاہیں تو میں بتا دوں آپ کو

بالارض التي يقتل فيها واشار جبرئيل بيده الى الطف بالعراق

وہ زمین جس میں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف طف کی میدان عراق کی ف ۴

فاخذ تربة حمراء فاراه اياها واخرجه من طريق اخر عن

پھر لیکر وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

ابي سلمة عن عائشة موصولا واخرج البيهقي عن الشعبي قال

ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ سے موصول بھی روایت کی ہے ف ۵ اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا اس نے عبد الله

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاُخْبِرَ اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ تَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فَلَحِقَہٗ فِیْ مَسِیْرَۃِ لَیْلَتَیْنِ مِنَ الزُّبَدَۃِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیَّرَ

سو جا ملے عبد اللہ بن عمر امام سے اس مقام میں جہاں سے زبدہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالے نے

نَبِیَّہٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَاِنَّکُمْ

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو تم حضرت کے

بَضْعَۃٌ مِّنْہُ وَاللّٰہِ لَا یَلِیْہَا اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَبَدًا وَّمَا صَرَفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالی نے

عَنْکُمْ اِلَّا لِلَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ فَارْجِعُوْا فَاَبٰی فَاعْتَنَقَہُ ابْنُ عُمَرَ

تم سے تو اسمیں کچھ بہتری چاہی ہے تمھارے واسطے سو لوٹ جاؤ ف پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب امام سے گلے کر لے عبد اللہ بن عمر

وَقَالَ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ قَتِیْلٍ وَاَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ

اور کہا امام کو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالی کے اسے شہید ہونے والے ف اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عَبَّاسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَشُکُّ وَاَہْلُ الْبَیْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ

عباس سے کہ کہا کہ ہم کو شک نہ تھا اور اہل بیت بکثرت تھے اسمیں کہ حسین شہید ہوں گے

بِالطَّفِّ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ یَحْیَی الْحَضْرَمِیِّ اَنَّہٗ سَافَرَ مَعَ عَلِیٍّ اِلٰی

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے کہا یحیی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذٰی نِیْنَوٰی نَادٰی صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِشَطِّ

صفین کی طرف پھر جب برابر ہوئے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر کہا کہ صبر کیجیو اے ابا عبد اللہ ف کنارے

الْفُرَاتِ قُلْتُ مَاذَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ

فرات کے میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حَدَّثَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَاَرَانِیْ قَبْضَۃً

کہ کہا مجھ سے جبرئیل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھ کو مٹی بھر

قبر پر ف یعنی امام حسین علیہ السلام ۱۲

مِنْ تُرْبَتِهٖ وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ اَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ اَتَيْنَا مَعَ عَلِيٍّ

مٹی وہان کی اور روایت کی ابونعیم نے اصبغ بن بناتہ سے کہا کہ ہم آتے تھے حضرت علی

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ

علیہ السلام کے ساتھ قبرگاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہیدون کے اونٹ بندھنے کا

وَمَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَمُهْرَاقُ دِمَاءِ هِمْ فِئَةٌ مِّنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ

مقام ہے اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ اُن کے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمد کے اہلبیت اس میدان مین مارے جاوینگے

بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ

جن پر رووینگے آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے مارے یحیی ابن زکریا عوض ستر

اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاَخْرَجَ

ہزار ف ۱ اور مجکو مارنے تیری نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف ۲ اور روایت کی

اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ انھون نے کہا

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ

دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین ایک دن دوپہر

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ

کو بال بکھرے ہوئے گردآلودہ آپ کے ہاتھ مین شیشہ ہے اُسمین خون بھرا ہے مین نے کہا کہ یہ کیا ہے

قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاَحْصٰى

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسین اور ان کے ساتھیون کا ہے مین اٹھاتا ہون آج صبح سے ابن عباس کہتے ہین

ف ۱ قوم یہود یعنی کہ ۱۲ تخریج

ف ۲ یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار چنانچہ بیہ ام تھا لکھنے اور نقل عباسی کے اعجون ہیں نظام

عید اور اس ہے اور بیت روبا غصت

خباب سید المرسلین کی اور شدت عذاب اخروی ظالمین حسین علیہ السلام کی معاصرہ کیا چاہیے ۱۲ تخوید الشہادتین

ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوُجِدْتُّ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ

کہ یاد رکھا میں نے اس وقت کو پھر خبر ہوئی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اسی دن ف اور روایت کی حاکم

وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور بیہقی نے ام سلمہ سے کہا انھوں نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ

وسلم کو خواب میں کہ آپ کا سر اور ڈاڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا مقتل حسین پر ابھی ف اور روایت کی بیہقی اور ابونعیم نے

عَنْ نُضْرَةَ الْاَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا

بصرۂ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم نے

وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَنَا مَلْاٰنُ دَمًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب بھرے تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابونعیم نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ مِنْ

زہری سے کہا زہری نے مجھکو خبر ہوئی ہے کہ جس دن شہید ہوئے حسین جو پتھر کہ اٹھایا

اَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ

جاتا تھا بیت المقدس میں اس کے نیچے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عَنْ اُمِّ حِبَّانَ قَالَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ ظَلِمَتْ عَلَيْنَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَمَسَّ

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور کسی

مِنَّا اَحَدٌ مِنْ زَعْفَرَانِهِمْ شَيْئًا يَجْعَلُهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَ

نے جسنے زعفران انکا لیکر ملا اس کا منہ جل گیا اور

لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ

جو اٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اس کے نیچے خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی نے

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل بن مرہ سے کہا کہ پکڑے گئے یزید کے لشکر والے کچھ اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین اور ذبح کیا انکو

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے ہوئے جیسے اندرائن کا پھل پھر اُن کو کوئی نہ کھا سکا

واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھ سے میری دادی نے

لقد رأيت الورس عاد رمادا ولقد رأيت اللحم كان فيه النار

کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہوگئی راکھ اور دیکھا میں نے گوشت جیسے اُس میں آگ بھری ہے

حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جسدن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اُس نے سنا میں نے

جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اياما تبكي له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدة قالت

رویا امام پر اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ اُس نے کہا

شهد رجلان قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو کہ حسین میں شریک تھے سو ایک کا تو بڑھ گیا تھا آلہ تناسل کو لپیٹی کرے

يلفه واما الاخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى يأتي على اخرها

باندھ لیتا تھا اور دوسرے کو اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا ساری پکھال کی پکھال اور پیاس نہ بجھتی تھی

فمما روى اخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة

اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اُس نے کہ میں نے سنا جنوں کو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه ؛ فله

روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر شعر اس جبین کو نبی نے چوما تھا بھی

بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ ؞ أَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ ؞ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ ؞

چمک گیا ہے اسکے چہرے پر ؞ اسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ؞ اسکا نانا جہان کا بہتر

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے نہیں سنا

نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا أُرَى

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں نے جانا

ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا اخْرُجِي فَاسْأَلِي

کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل کر پوچھ تو

فَأَخْبَرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَإِذَا الْجِنَّةُ تَنُوحُ شعر أَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِي

پھر معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا روے تو اے

بِجُهْدٍ ؞ وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي ؞ عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ

چشم ؞ کون روئے گا پھر شہیدوں کو ؞ پاس ظالم کے کھینچ گئے

الْمَنَايَا إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدِي ؞ وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَزِيدَ

لائی ؞ موت اے وائے ان عزیزوں کو ؞ اور روایت کی ابو نعیم نے مزید

ابْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ

بن جابر حضرمی سے کہ اس نے اپنی ماں سے کہ اس نے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام

وَهِيَ تَقُولُ شعر أَنْعَى حُسَيْنًا هَبِلًا ؞ كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا ؞

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید شاہ دین ؞ حسین بردہ تر ؞ حسین کو رضا اور حسین اختر تھے

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ رَأْسَ

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال ؞ بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الْحُسَيْنِ حِينَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ

حسین علیہ السلام کو جو اس کو لیے جاتے تھے نیزے پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا تھا

سورة الكهف حتى بلغ قوله تعالى ام حسبت ان اصحاب الكهف

سورۂ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

والرقيم كانوا من آياتنا عجبا فانطق الله الرأس بلسان ذرب فقال

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے عجب تھے تو گویا کر دیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح پھر کہا سر مبارک نے

اعجب من اصحاب الكهف قتلي وحملي واخرج ابو نعيم

کہ عجب تر ہے اصحاب کہف کے قصہ سے قصہ قتل میرے کا اور اٹھائے لئے پھرنا ف اور روایت کی ابو نعیم نے

من طريق ابن لهيعة عن ابي قبيل قال لما قتل الحسين احتزوا

طریق ابن لہیعہ سے اس نے ابن قبیل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رأسه وقعدوا في اول مرحلة يشربون النبيذ فخرج عليهم

کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھ کر پیتے تھے شیرہ کا تو نمودار ہوا غیب سے

قلم من حديد فكتب سطرا بدم شعر

ایک آہنی قلم [illegible] اس نے لکھا خون [illegible] شعر

اترجو امة قتلت حسينا : شفاعة جده يوم الحساب

[illegible] قاتل کیا لشکر [illegible] امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی قیامت میں ف

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہل بیت نبویؐ سے فارغ ہُوا تو اُس غرور سے اُسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات شرعیہ کو اُس ذاتے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ واسطے تاخت وتاراج مدینہ منورہ کی بھیجا تین دن تک اُس شہر مطہرہ کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملاکے دس ہزار آدمی سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون کو بندی کرلیا اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کردیا اور ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید ابن مسیب دیوانے بنکر وہان حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اُس مسجد مقدس اور شہر مطہرہ مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان وقلم کی اُسکی تفصیل سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا صحن حرم محترم کا پتھرون سے بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبے کے دروازے کے پردے کو اتار کے تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہان کے رہنے والے نہایت ایذا اور حصر اس مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کرکے پندرھوین ربیع الاول سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین جسدن اُس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی اسی دن شہر حمص مین شام کے شہرون مین سے انتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہُوا **فائدہ** جب مختار ابن ابی عبید ثقفی عبد الملک کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہُوا پہلے اپنے خواص خاص کو عمرو بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا حفص نامی حاضر ہُوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اُس نے کہا کہ خانہ نشین ہے مختار نے کہا کہ اب کیون حکومت رے سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اُس کے حکم دیا کہ عمرو بن سعد اور اُس کے بیٹے اور شمر کی گردن مارین اور اُن کے سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمرو بن سعد کا تھا اُس کو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصری کو بھاگے اور لشکر مختار نے اُن کا تعاقب کیا جس کو

پایا مار ڈالا اور اس کی لاش کو جلا دیا اور اُس کا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کر کے مختار
پاس لائے اُس نے پہلے اُس کے چارون ہاتھ پیر کاٹ ڈالے پھر اُس کو سولی پر چڑھایا اُس کے
بدن کو آگ مین جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ
مین لکھا ہے مختار نے چھ ہزار کوفے والون کو جو شریک امام حسین کے قتل مین تھے طرح طرح سے عذاب
کر کے مارا **فائدہ** جب مختار ابن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اُن کے ہمراہیون کو قتل
کر چکا عبید اللہ بن زیاد کی فکر مین ہوا اور ابن زیاد اُن دنون موصل مین جا رہا تھا اور اُس کے
ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کر کے ابن زیاد کے
مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پہونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس پر موصل
سے اس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر
ابن زیاد کو شکست دی جب زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جس کسیکو فوج مخالف سے
پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ
کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کر کے کوفی والون کو جمع کیا اُس وقت
سر نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوا کے کہا اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے
ابن زیاد کو زندہ نہ چھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے
اور یہ واقعہ ۶۷ھ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی
کی صحیح **روایت مین** وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اس کے سردارون کے سر مختار پاس لاکے رکھے گئے
یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اُسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ
ابن زیاد کے سر پاس آکے اُسکے نتھنون مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے منہ سے نکلا پھر اُسکے منہ مین گھسا
اور نتھنے سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر
ذی الجوشن اور قیس ابن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبید اللہ بن قیس اور یزید بن مالک

اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور اُنکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا
کہ ہڈیان چور ہو کر خاک سے برابر ہو ہین پر تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے پر نہج سے جو حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے سو محقق ہوا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد آیا اور
اُس کو یہ خبط ہوا کہ اُسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنیفہ وہی مہدی موعود ہین اور جب
قبضہ اُس کا کوفے اور اُس کے اطراف اور جوانب پر خوب ہو گیا تو اُس کو داعیہ لڑائی کا عبداللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبداللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اُنھون نے بھی اپنے بھائی
مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اُس کے مقابلے کے واسطے معین کیا جب مصعب بصری سے لڑائی کے ارادے
پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور
مختار اس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر قابض ہوئے آخر کو عبدالملک مصعب بن
زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو ستر ہجری مین قتل کیا **فائدہ**
عبدالملک بن عمر ولیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ مین نے دارالامارۃ کوفے مین پہلے امام حسین
علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبیداللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا وہین
ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبدالملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمر ولیثی نے کہا جب مین نے یہ حال
عبدالملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھکو یہان پانچوان سر نہ دکھاوے اور اُس دارالامارۃ
کی شامت سے ڈر کر اُسی وقت اسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر فتح پائی
چاہا کہ فوج عبداللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم مین
جدال اور قتال حرام ہے وہان جا کر کیون کر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے عبدالملک
کے سامنے آکے بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا سر مین نے کاٹ
لیا عبدالملک نے جانا کہ حجاج مکے جانے کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلے مین تیار ہے

اس نے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نام کرکے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا اُس نے وہان آکے اور فوج جمع کرکے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال و جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ و حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیون اور گستاخیون پر کمر باندھی یہان تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا اور عبداللہ بن زبیر کو بھی سنہ ۷۳ تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اُسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے اتروا کے یہودیون کی قبرون مین ڈلوا دیا بعد طے کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین اور صواعق محرقہ اور اشاعۃ الاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفےٰ سا رسول پیدا کیا اور خلعت شہادت اُنکے دونون بیٹون کو دیا اما بعد رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ترجمہ اُردو مولوی خرم علی اور ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ و اشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہے اول بار ۱۲۴۲ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفےٰ خان نے اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبدالرحمن خان نے ۱۲۶۷ ہجری مین اور تیسری بار مطبع اسدی مین حافظ محمد عبدالستار خان نے ۱۲۶۸ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار اودھ اخبار مین زیب طبع پائی تھی خریدار ان شائق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خرید کیا پانچوین اور چھٹے اور ساتوین بار بھی بکوشش ہالیان مطبع نامی کے چھپا خریداران شائق نے خرید کیا اب آٹھوین بار بسعی بلیغ بسرپرستی معلے القاب عالیجناب فخر المجد والمحاسن منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع منشی نول کشور صاحب واقع بلدہ کانپور صین عن الفتور مین باہتمام منصرم کامل منشی بھگوندیال صاحب عاقل الخبث۔ باہ مارچ ۱۹۰۹ع بصد حسن و خوبی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا۔

طوق منضم نشود و در حالت ولادت فراخ میگردد و فضا طمثی در حالت آبستن غذا جنین می شود و در
حالت رضاع مستحیل بشیر میگردد و در رحم را شوقی بجذب منی ست ازین جهة در وقت مجامعت مائل شود بطرف
فرج و منفعت رحم آنست که منی در و قرار گیرد تا جنین ازو متولد گردد واللہ اعلم بالصواب **کیفیت**

کیفیت تولد جنین

تولد جنین بدانکه چون منی مرد و زن در رحم قرار گیرد و از جمیع سوء المزاجات خالی باشد و رحم
صحیح و نفی بود از واردات خارجی و اسباب دیگر مانع نبود از قوت عاقده که در منی مرد موجود ست
و از قوت منعقده که در منی زن حاصل ست دران امتزاجی پیدا شود و چهار نقط مانند حباب پیدا گردد و
یکے در محل دل و دیگر در محل دماغ و یکے در محل جگر و یکے بر ہمہ محتوی گردد تا حافظ حرارت غریزی و دوائے
اعضا بود و نوبات عروق بدو متصل گردد تا ازان مجری غذا بجگر طفل رساند و این را حالت اولی خوانند
و بہفتہ تمام شود و درین ایام قوت متصرفه تصرف نماید و در ماده بے امداد رحم و در غیر این بواسطہ مدد و
معاونت رحم باشد و بعد ازان ظہور نقطه ہای سرخ ظاهر شوند و منافذ عروق پدید آید و بناف فرزند
خون حیض روانه شود و این را حالت ثانیه گویند و بچہار روز تمام گردد و بعد ازان علقه گردد و این را
حالت ثالثه خوانند و این بشش روز بشود و بعد ازان مضغه شود و بعضی اعضا از ہم متمیز گردد و قدرے
صالح از دم حیوانے و طمثے بدو مترشح گردد و مستعد آن بشود که از واہب الصور تعالی و تقدس
روح حیوانی بدو مفید گردد و اینحالت را رابعه گویند و بدوازده روز تمام شود و بعد ازان مزاج
ذکوری و اناثی ظاہر گردد و اعضای اصلی تمام شود و این را حالت خامسه گویند و بسه روز تمام بشود
و بعد ازان اعضا بتمام خلقت گردد و عروق مفاصل و مجاری بظہور پیوندد و این حالات مذکوره در
مذکران بمدت اقل از اناث پیدا شود و چنانچه خلقت پسر بسی روز تا چهل روز تمام شود و ازان دختر از چهل
تا پنجاه و بعد ازان نشو و نما یابد تا مدت شش ماه که اقل مدت حمل ست و جنین در ضعف ایام تمامی خلقت
حرکت نماید و در دو ضعف ایام حرکت خروج کند مثلاً اگر بسی و پنج روز تمام شود بہفتاد روز متحرک
گردد و بدو صد و ده روز که ہفت ماه باشد بیرون آید غالب آن بود که بماند و اگر بچهل روز تمام شود بهشتاد
روز حرکت کند و بدویست و چهل روز که مدت ہشت ماه باشد بیرون آید و غالب آن بود که نماند زیرا که
جنین در ماه ہشتم باضطراب آید و حرکت کند اگر صحیح المزاج و قوی الحال بود خرق اغشیه کند و باذن باری عز اسمہ
بیرون آید و بماند اگر ضعیف بود و قوت خرق اغشیه و خروج نداشته باشد ازان حرکت متالم گردد و اگر مهلت یابد تا بماه
نهم خستگی ازو زائل گردد و قوت گیرد و در ماه نهم بوجود آید و بماند و اگر بغایت ضعیف بود در شکم بمیرد یا اگر در ماه ہشتم
بیرون آید و ازین حرکت خستگی او زائد شود و ہوائے خارج نسبت باو غریب بود پس ہلاک گردد و اگر بچهل و پنج روز

تمام شود در ماه نهم بوجود آید با قیماند و اگر چنین باشد و هیئت نشستن جنین در رحم که در صفحه بستم مرقوم است
که بر کعب نشسته و هر دو کف دست بر سر زانو نهاده و هر دو چشم فرو گرفته و بر پشت دست نهاده و روی بطرف پشت مادر
کرده و بعضی بر آنند که روی ماده بطرف شکم مادر است و در آن وضع ملاحظه حمایت قلب است و این هیئت اوثق است
جهة انقلات و اقرب بشکل طبعیت جهة خروج و اگر متعدد بود دیگی بر خلف یکی واقع باشد و ابو علی سینا در شفا
آورده که پنج فرزند در حملی آورده اند و همچنین منقولست که لبت فرزند به پنج حمل آورده اند و مانده است و
نقل کنند که زنی را سقوط طاری گشت و هیچو کیسه افتاده از و هفتاد صورت کوچک در ان بود و همچنین منقولست
که اگر زنی پسرے و دخترے بیاورد غالب آن باشد که خود فرزندان نماند و اگر دو پسر یا دو دختر بیاورد
غالب آن بماند و از حیوانات غیر انسان در حالت آبستنی تحمل مجامعت دارند و گفته اند که شاید که زن
آبستن گردد چنانکه منقولست که زنی دوازده فرزند حمل بر حمل آورد و از ان آسیب نمیشود و اگر بشود یکطرف گردد
و گویند که هر زنی که در حالت آبستنی نمک بسیار خورد فرزند را ناخن نباشد بنا بر حدت و تیزی نمک و خون
حیض در حالت آبستنی منقسم بدو قسم میگردد یکی آنکه طبیعت قادر بود بر اصلاح آن و این نوع منقسم بسه
امر گردد اول آنکه غذای جنین بود و دوم آنکه منعقد گردد با لحم و شحم تا پر کند میان اعضا رخالیه و سوم آنکه صعود
کند بثدی جهة آنکه تا تحیل شود باشیر و موجود باشد جهة غذاء قسم دوم آنکه طبیعت تصرف در آن نمیتواند کرد و اصلاح
امکان نیست میماند و عند الوضع دفع گردد و آنرا انفاس میخوانند و از ان پسر تا سی روز و از ان دختر تا چهل روز
زیاده نمیباشد و خون حیض در بلاد حاره زودتر پیدا میشود و در بلاد بارده دیرتر و بیش الحبا آنست که در سال
ده و پانزده سالگی پیدا می گردد اما نزد فقها آنست که در نه سالگی امکان پیدا شدن است و بعضی از اطبا بر آنند
که از چهل و هشت سالگی تا شصت می باشد و بعضی گویند در سی و پنج تا شصت سال بسته میشود و اقل زمان مدت
حمل شش ماه است بر مقتضی کلام مجید وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا الآیة و چون زمان رضاع که دو سال است
بمقتضای نص وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ الآية شش ماه زمان حمل میباشد و پیش
بو علی سینا اکثر زمان حمل چهار سال است و اقل شش ماه چنانچه گویند بمن رسانید کسی که اعتماد تمام بر قول او بود که
فرزندی در آمد بعد از چهار سال و دندان او رسته بود و گویند امام شافعی بر همین وال بوده و همچنین منقولست زنی
بعد از شش روز در حالت رقص چیزے از و جدا شد و در محل دماغ و دل و جگر نقطے چند بوده و گویند از رجال
تا هفتاد و هفت سال فرزند میشود و اند کے برین زیاده و پیش بعضی آنست که منی در زن نمی باشد و رطوبتی که
هست از ان فرجست و این سخن معتبر نیست و حدیث نبوی علیه من الصلوات اجملها و من التحیات اشملها بروایت انس
بن مالک که در صحیح مسلم آورده عن انس ان ام سلمه رض انها سئلت نبی الله صلعم عن المرأة ترى في منامها ما يرى

الرجل فقال اذا رأیت ذلک فاغسله چنانکه مردان در خواب بینند و انزال میشود زنان را نیز همین حالت طاری میشود همچنانکه مرد را غسل واجبست زنان را نیز باید کرد و غسل جهة خروج منی ست همچنین منقولست از ثوبان که گفت یکی از دانشمندان یهود بحضرت با نصرت خواجه عالم خلاصه وجود بنی آدم آمد و با متحان زبان سوال کشود و گفت سبب چیست که فرزند تارهٔ نرست تارهٔ ماده هست خواجه رسالت هادی سبل الذی نزل فی شانه وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی فرمود ماء الرجل ابیض وماء المرأة صفر فاذا اجتمعا فغلب منی الرجل علی منی المرأة یکون ذکرا وبعکسه یکون بالعکس باذن الله تعالی فقال حبر من الاحبار لقد صدقت وانک لنبی یعنی در جواب آنکس فرمود که آب مرد سفیدست و آب زن زرد و هرگاه که جمع گردند غالب گردد منی مرد بر زن فرزند نر بود و بعکس بعکس چون این بیان فرمود آن شخص گفت راست گفتی و بدرستیکه تو نبی بحقی و الطبا گویند منی مرد سفیدست غلیظ بمنزلهٔ انفحه و منی زن زردست و تنک و بمنزلهٔ شیرست یعنی در تاثیر انفحه درو نه در لون **تنبیه** سه غشا گرد جنین در آمده غشا اول را مشیمیه گویند و کیفیت پیدا شدن او چنان ست که چون منی وارد میشود بداخل رحم در رحم منضم میگردد بسوی او از جمیع جوانب و منی بغایت لزجست منعقد میگردد ظاهر او بحرارت سطح رحم پس جرم غشائی گردد او در می آید که آنرا مشیمیه خوانند و بواسطهٔ لزوجت متعلق میگردد بمواضع خشنه از داخل رحم و آنرا نقر رحم گویند و بعد از ان فوهات شرائین ست و بعضی فوهات اورده نفوذ میکند ازین فوهات دم و روح منتسج میگردد اورده و شرائین را که متصل اند باطراف ایشان بدین نوعها و منتهای عروق بعد از ان اورده باکی میگردد و وریدی میشود و در میرود در کبد جنین از سره جهة غذا دادن و شرائین باکی میگردد و وریدی میشود و در میرود در قلب جنین از سره جهة افاده روح و تعدیل او بنسیم گویند اول چیزیکه حاصل میگردد از اعضا و ارواح روح حیوانیست بنا بر آنکه حدوث او سهل ست و تکون او چنان بود که چون منی در رحم گرم شود منفجر گردد از و ابخره لطیفه و مختلط میشود از ان ابخره ناشی از ارواح ام که نفوذ میکند بجانب او از شرائین و حاصل میگردد از مجموع روح حیوانی میگردد جنین بواسطه وی و حدوث این روح در وسط منی ست بنا بر آنکه اگر میل بجانبی باشد ترجیح غیر مرجح لازم آید و بدین اشارت رفته و این تجویف چون تمام گشت بطن الیسر قلبست و بعد از ان جنین حی میگردد و محتاج میشود بغذا پس فائض میشود بدو قوتی که جذب میکند غذا برحم و رحم مخلوق میگردد تا نفوذ کند این دم غاذی و بنا برین عضویکه اول تمام میشود در تکون او گویند سره است و تجویف قلب اول عضویست که حادث میگردد از منی اما صلابت جرم قلب مانع سرعت تکون اوست بنا برین ست که تمامی تکون سره پیش از تمامی تکون قلبست و حدوث تجویف قلب پیش از حدوث سره ست و امام فخر الدین رازی بدین قائل ست چنانکه بیان کرده شد این خون کو احدوث و پیوست صلاحیت غذا جنین ندارد مادام که مزاج او معتدل نگردد پس بنا برین جگر آفریده شده در وقتی که تمامی تکون قلب چون بعضی برین قائل اند از انجهة که او عضویست رطب و ماده او که رطوبتست موجود بخلاف قلب که در ان رطوبت نیست و بعد از ان چون حیوة حاصل گشت

و غذا می باید ضرورت است که او را حس حاصل شود تحریک بارادت و حصول این دوام بر بلوغ میشود بنا بر آنکه
روح حیوانی بغایت گرم افتاده و قبول حس و حرکت ارادی حاصل گردد که عضو بارد باشد پس دماغ مخلوق گشت که
مبدء تکون او سابق است و قلب بنا بر قابلیت رطوبت باشد اما تمام خلقت و بعد از تمامی خلقت قلب است و جنین در ماه
دوم غشای حاصل میشود که آن را لفائفی گویند و این غشا حاصل شود میان سره و بول تا شاذی نگردد بواسطه ملاقات بنا بر آنکه
بول چون از ممر سره بیرون می آید از آنجهت که مجری احلیل بغایت باریک افتاده و زمان احتمال مسدود او و ولادت
و در ماه سوم متخلق میگردد و غشای دیگر که او را اسلا نام خوانند که محافظت بشره جنین میکند از ملاقات بخارات که قائم مقام
عرق است و بزرگان میاده این دو غشا فضلاتی که حاصل میگردد از غذائیکه حاصل میشود بدو از جنین و دلیل بر این است که جنین در
ماه اول و دوم و سوم غذا اندکی بوسیله او میکشد و دلیل بر این طاری شدن اعراض ردیه است بر مادر مانند شهوات اشیا چون گل و
انگشت و غیره و تنفر از لحم و حصول ثقل بدنی که و غشا ثالثه حافظ جنین اند از آفات مصادمات احتیاج بغشای دیگر نیست
جهة فضله براز از آنجهة که آنچه ماکول است بغایت رقیق و صاف است حق سبحانه و تعالی بکمال قدرت باهره گماشته بر مبنی
قوت مصوره که تا حفظ کند و شکل هر جزو بحسب اقتضای نوع منفصل عنه و آنچه میگویند که مشابهت بواسطه آن است که در حالت مجامعت
تخییل صورتی کند یا آنکه در وهم هر یک از ایشان صورتی متصور گردد و از اینجا که گویند زنی را در حالت تخییل طاری گرده و فرزندی
که حاصل شد سراو مشابه سر ایشان بود و باقی او شبیه بارو گویند آن فرزند تلف گردد بنا بر آنکه گفت من از زنا میترسم
و قول خرم در مشابهه فرزند بهاء الدین آنست که ماده صورتی قبول کند که آن صورت پدری یا مادری یا صورت خارج و
نوع آخر باشد از امور سماوی و ارضی که عدد آن جز خالق لم یزلی نداند اگر گویند که سبب اختلاف صورت معلوم شد سبب
اختلاف سیرت چیست چنانچه اکثر حکما و علما اولاد ایشان بر نهج صواب می آید و بعکس جواب آنست که غایت همت
جهال و نهایت لذت ایشان جماع است و نفس ایشان گویا که فائض میگردد و بداخل منی ایشان فرا میگیرد و بیابی از قوی ارواح
و بنا بر این در عقل و فکر سائر قوی لقوه الحال و حس الانفعال منی باشد اما حکما و علما چون لذت و همت ایشان اکتساب کمالات و
حصول مثوبات و وصول درجات لاجرم تبری از لذات اولی نموده و بواسطه الضعف ذاتیه المخطوبات گاه گاهی بقا نسل بر
امر بی اصل اقدام مینمایند و چون قلب اهتمام ایشان در فعل بسیار بود و طبیعت را اعتنای شافی و توجهی کافی بجانب مولود نباشد پس
لاجرم ناقص عقل و بفهم و کم خرد افتاده باشد و حق درین سخن ارادت فاعل مختار است و اظهار قدرت شامله که مندرج است در تحت
حکمت بالغه و هو یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی یفعل الله ما یشاء بقدرته و یحکم ما یرید بمشیته

کتب اخلاق و تصوف فارسی

فہرست کتب

تضمین گلستان سعدی از مہر گوپال تفتہ

گلستان حکیم قاآنی بجواب گلستان سعدی

از ملا عبد الرحمن جامی

خارستان ہم پہلوی گلستان از ملا مجد الدین خوافی

بوستان محشی جلی قلم خوشخط از حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی۔

بہارستان جامی ہم بہار گلستان سعدی از عبد الرحمن جامی

ایضاً جلی قلم کاغذ ولایتی گلابی

ایضاً جلی قلم حسب مراتب لا کاغذ حنائی

ایضاً متوسط قلم کاغذ سفید۔

ایضا متوسط دو مصرعہ

ایضاً دو مصرعہ

ایضاً سہ مصرعہ

بوستان مترجم اردو نظم ہموزن شعر بشعر از گوبند پرشاد فضا

بوستان خرد سہ مصرعہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور

مصباح التہذیب نصائح عارفانہ از شیخ کمال الدین

مصباح الہدایت ترجمہ عوارف اصول و مبانی اہل تصوف از شاہ محمود الکاشانی

صد پند سود مند لقمان حکیم شامل چار رسالہ (۱) سعادت نامہ (۲) رسالہ خواجہ عبید اللہ احراری (۳) تحفۃ الملوک (۴) منہاج العارفین

نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب از مولانا عبد الرحمن جامے۔

فوائد الفوائد از حضرت اولیا محمد نظام الدین صاحب دہلوی۔

شرح بوستان از ٹیکچند بہار

رسالہ انفاس نفیسہ تصنیف حضرت خواجہ عبید اللہ احرار

فوائد سعدیہ از محمد ارتضیٰ علی

لوائح جامے رموز تصوف از ملا عبد الرحمن جامے۔

رسالہ ستہ ضروریہ۔

سرور العباد شرح قصیدہ بانت سعاد از مولوی عبد الحافظ

پند نامہ عطار از شیخ فرید الدین عطار

کیمیائے سعادت محافظ آداب اخلاق و تہذیب از امام محمد غزالی۔

رسالہ تحفۃ المومنین اسے سلسلۃ الصالحین از مولوی محمد معین الدین

اخلاق جلالی محشے از ملا جلال الدین دوانی

اخلاق ناصری از نصیر الدین کاغذ چکنا

معدن الجواہر مکارم اخلاق از ملا طرزی

مثنوی سلسبیل بروش موعظت حکیمانہ از حکیم منور حسین امروہوی